بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
صبحِ ولادتِ سیّدُ الابرار ﷺ
رحمتِ الٰہیہ کا اظہار
از قلم: ظہور احمد جلالی
ناشر: مرکزی جماعت اہل سنت مانگا منڈی ضلع لاہور
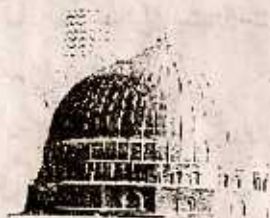
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ عَلٰی
آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

۱۱ اور ۱۲ ربیع النور۔ ربیع الاول شریف ۱۴۳۱ھ کی درمیانی رات ایک دلآزار پمفلٹ ملا۔ (بعد میں معلوم ہوا کہ یہ پمفلٹ فلاں بن فلاں بمقام فلاں کے اختلاف سے جگہ جگہ شائع کیا گیا ہے) جس میں میلاد شریف کے حوالہ سے کسی شقی القلب فرقہ نے اپنی بھڑاس نکالنے کی کافی کوشش کی ہے۔ جس میں محض قیاسی کلام کا سہارا لیا گیا ہے اور آخر میں شاعر مشرق مرحوم کا ایک سدابہار مصرعہ

"بمصطفی ﷺ برساں خویش راکہ دین ہمہ اوست"

درج ہے۔ جس کا ترجمہ کرنے میں پمفلٹ سازوں نے اپنی تاریخی حیثیت کو برقرار رکھتے ہوئے پوری پوری یہودیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ترجمہ یوں درج کیا ہے: "یعنی اپنے آپ کو مصطفیٰ ﷺ کے دین سے وابستہ کرلو وہ ہی پورے کا پورا دین ہے"

جب کہ اصل اور صحیح ترجمہ یوں ہے

کہ اپنے آپ کو مصطفیٰ کریم ﷺ تک پہنچادو۔ خود کو ان سے وابستہ کرلو کیونکہ سارے کا سارا دین آپ ﷺ ہی کی ذات گرامی ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم: اس مصرعہ کا ترجمہ غلط کرنے میں ان کی مجبوری کیا تھی کیونکہ قرآن مجید نے تو تحریف وخیانت یہودیوں کا طریقہ بتایا ہے۔ ظاہر یہی ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی ذاتِ شریفہ کو مجسمہ دین کہنا اور آپ ﷺ کی ذات کریمہ پر "دین ہمہ اوست" کا اطلاق کرنا اس فرقہ کو گوارا نہیں۔

ہماری یہ گذارشات اس پمفلٹ کا من وجہ جواب اور اہل سنت کے مبارک معمول "محفل میلاد" کے متعلق اصولی موقف کا بیان ہے۔ امید ہے کہ دشمنان محافل میلاد ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں گے نیز اس پمفلٹ کے ناشرین سے ہمیں بھی سوال

کرنے کا حق پہنچتا ہے۔ اور ہم اپنا یہ حق استعمال کرتے ہوئے آخر میں ایک سوالنامہ پیش کر رہے ہیں۔ توقع ہے کہ اس کا جواب دیتے وقت کسی مصلحت پسندی سے کام نہیں لیا جائے گا اور اگر پمفلٹ سازوں کے کسی اہل قلم میں دم خم ہے تو ضرور جواب دیگا۔

آمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر اظہار مسرت کا فائدہ :

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ثویبہ ابولہب کی لونڈی تھی ابولہب نے (حضور ﷺ کی پیدائش کی خوشی میں) اسے آزاد کردیا تھا اس نے حضور ﷺ کو دودھ بھی پلایا تھا اور ابولہب کے مرنے کے بعد اس کے بعض اہل (حضرت عباس رضی اللہ عنہ) نے اسے بُری حالت میں خواب میں دیکھا۔ اس سے پوچھا مرنے کے بعد تیرا کیا حال رہا؟ اس نے کہا تم سے جدا ہو کر میں نے کوئی راحت نہیں پائی، سوائے اس کے کہ میں تھوڑا سا سیراب کیا جاتا ہوں اس لئے کہ میں نے (حضور ﷺ کی پیدائش کی خوشی میں) ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔

(بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۷۶۴۔ فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۱۷۳۔۱۷۴۔ المورد الروی صفحہ ۵۴ ملا علی قاری)

امام قسطلانی شارح بخاری علیہ الرحمہ مواہب لدنیہ میں امام ابن جزری سے نقل کرتے ہیں۔ کہ ابن جزری نے کہا کہ میلاد کی خوشی کی وجہ سے ابولہب جیسے کافر کا یہ حال ہے۔ (کہ اس کے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے) حالانکہ وہ ایسا کافر ہے جس کی مذمت میں قرآن نازل ہوا اور حضور ﷺ کے امتی مومن وموحد کا کیا حال ہوگا۔ جو حضور ﷺ کی محبت کی وجہ سے اپنی قدرت اور طاقت کے موافق خرچ کرتا ہے۔ لعمری اس کی جزا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل عظیم سے جنات نعیم میں داخل فرمادے۔ (المواہب اللدنیہ جلد ۱ صفحہ ۲۷)

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور نبوی عمل

حضور ﷺ سے پیر کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا میں اس دن پیدا ہوا ہوں اور اس دن مجھ پر وحی اتری (صحیح مسلم شریف جلد ۱ صفحہ ۳۶۸)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی پیدائش کی خوشی میں اظہار تشکر کے لئے روزہ رکھنا حضور ﷺ کی اپنی سنت مبارکہ ہے۔

آمد مصطفی ﷺ پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا انداز عقیدت

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بڑی رغبت سے ہجرت کا واقع سنا کرتے تھے۔ جناب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہجرت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔ جب ہم رات کے وقت مدینہ طیبہ پہنچے تو لوگ اس پر آپس میں جھگڑنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کس کے پاس ٹھہریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں بنونجار کے پاس ٹھہروں گا جو کہ جناب عبدالمطلب کے ماموں ہیں میں اپنے قیام سے ان کی عزت افزائی کروں گا تو مرد اور عورتیں اپنے اپنے مکانوں پر چڑھ گئے اور لڑکے اور غلام راستوں میں پھیل گئے اور نعرے لگا رہے تھے یا محمد ﷺ یا رسول اللہ ﷺ

(صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۴۱۹)

حضور اکرم ﷺ ایک جنگ سے واپس تشریف لائے تو ایک عورت نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے نذر مانی تھی کہ آپ ﷺ بخیر و عافیت تشریف لائیں تو میں آپ کے سامنے دف بجاؤں گی۔ آپ نے فرمایا اپنی نذر پوری کر لے

(صحیح مسلم شریف صفحہ ۴۱۹ جلد ۲)

اس کی شرح میں شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں آپ ﷺ نے اس کا صحیح مقصد دیکھتے ہوئے اس کو نذر پوری کرنے کا حکم دیا اور وہ حضور ﷺ کی دشمنوں پر کامیابی پانے اور بخیر و عافیت تشریف لانے پر خوشی اور مسرت کا اظہار ہے (حاشیہ مشکوٰۃ ۲۹۸)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام اور صحابیات رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ ﷺ کی آمد پر نذریں مانا کرتے تھے اور ہر ممکن طریقہ سے خوشی کا اظہار فرمایا کرتے تھے۔

حضور ﷺ کی حیات ظاہری کے آخری دور کا عمل

حضور ﷺ آخری غزوہ "غزوہ تبوک" سے واپس تشریف لائے تو جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو لوگ آپ کا استقبال کرنے کے لئے مدینہ طیبہ سے باہر نکل آئے

عورتیں، بچے ترانے گاتے تھے۔

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع!

(مختصر سیرت الرسول ۲۳۶ مصنف شیخ نجدی محمد بن عبدالوہاب)

شیخ نجدی کے اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ جب باہر سے تشریف لاتے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان ان کے استقبال کیلئے اکٹھے ہوتے اور آپ ﷺ ان کی جلوس جھرمٹ اور صحابیات، بچیوں کے ترانوں کی گونج میں مدینہ طیبہ جلوہ افروز ہوتے تھے

تاریخ میلاد مصطفی ﷺ

مشہور وہابی عالم نواب صدیق حسن بھوپالی نے لکھا ہے ولادت شریف مکہ مکرمہ میں بوقت طلوع فجر کے روز دوشنبہ شب دواز دہم ۱۲ ربیع الاول عام الفیل کو ہوئی۔ جمہور علماء کا قوم یہی ہے ابن جوزی نے اس پر اتفاق نقل کیا ہے۔ (بعض شاذ قول ذکر کرنے کے بعد پھر لکھا ہے) اہل مکہ کا عمل اسی پر ہے علامہ طیبی نے کہا روز شنبہ دواز دہم ربیع الاول کو پیدا ہوئے بالاتفاق الشمامة العنبریه من مولد خیر البریة صفحه ۷

نوٹ: انگریز کی حمایت اور خوشامد کے صلہ میں جب مولوی صاحب کی شادی انگریز کے حکم سے ملکہ بھوپال کے ساتھ ہوگئی تو جناب ممنون انصاری حجرہ کی جھوڑی سے نکل کر تخت نوابی پر جلوہ افروز ہوئے تو باقاعدہ محفل میلاد میں بحیثیت منتظم شامل ہوتے تھے۔

شیطان کی چیخ و پکار والی رات

علامہ ابن کثیر نے شب میلاد میں واقع ہونے والی آیات "نشانیاں" ایک مستقل فصل میں ذکر کی ہیں۔ جن میں یہ حدیث بھی ہے۔

کہ شیطان چار مرتبہ چلا چلا کر رویا۔ ۱۔ جب ملعون ٹھہرا ۲۔ جب آسمان سے اتارا گیا ۳۔ جب حضور اکرم ﷺ دنیا میں تشریف فرما ہوئے ۴۔ جب سورۃ فاتحہ اتاری گئی

البدایة والنهایة لابن کثیر صفحه ۱۷۲ جزء ۲

محدثین کا فرمان

جس بادشاہ نے اس عمل مبارک کو بطور اہتمام اپنایا اسے محدثین ''احد الاجواد'' شجاع، عاقل، عادل، رحمہ اللہ واکرم مثواہ وغیرہ الفاظ محبت آمیز سے یاد کرتے ہیں جب کہ اہل بغض میلاد شریف کی دشمنی کی بنا پر اس عظیم المرتبت بادشاہ پر بھی طعن و تشنیع کرتے ہیں (تاریخ ابن کثیر جزو نمبر ۱۳ صفحہ نمبر ۱۵۸)

آخری گذارش ، لمحہ فکریہ

جو لوگ کہتے کہ عیدیں تو صرف دو ہی ہیں اور یہ ۱۲ ربیع النور کا دن تو غم منانے کا ہے وہ ان احادیث مبارکہ میں غور فرمائیں

ا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ تمام ایام کا سردار اور اللہ کے نزدیک تمام ایام سے زیادہ شرف و مدح کا حامل ہے۔ اس کا درجہ اللہ کے نزدیک عید الاضحیٰ اور عید الفطر سے بڑھ کر ہے اس میں خاص پانچ باتیں ہیں جو یہ ہیں

ا۔ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا (آگے مزید چار چیزوں کا ذکر ہے) (ابن ماجہ شریف صفحہ ۷۷)

۲۔ پھر ایک اور حدیث میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ دن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کیلئے عید کا روز بنایا ہے۔

خط کشیدہ الفاظ پر غور کریں کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کا دن دونوں عیدوں سے بڑھا ہوا ہے اور اہل نفرت سید عالم ﷺ کی پیدائش کے دن کو یوم غم بنانے پر زور دیں تو کس قدر تعجب کی بات ہے۔ حالانکہ آدم علیہ السلام نے بروز جمعہ وصال بھی فرمایا۔ غم منانے کا حکم نہیں خوشی منانے کا حکم ہے اگر ان لوگوں کی بات تسلیم کر لی جائے تو پھر جمعہ یوم غم ہونا چاہیے لیکن ایسا نہیں کیونکہ غم کے دن صرف تین ہوتے ہیں اور خوشی ہمیشہ ہوتی ہے۔ ۱۲ ربیع النور کے یوم غم ہونے پر اصرار کرنے والوں کو چاہیے کہ وہ اس دن انفرادی طور پر یا جماعتی طور پر یوم غم منانے کا اہتمام کریں تا کہ ان کے قول و فعل کا پتہ چل سکے۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی مولانا شاہ احمد رضا خاں علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولا کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

ہمارا سوال: پوچھئے حدیث کے دعویداروں سے

19 جنوری 1887ء کو انگریز گورنمنٹ سے اہل حدیث نام الاٹ کروانے والے وہابیوں سے دریافت کیجئے۔

بخاری شریف میں حدیث شریف ہے ھناک الزلازل والفتن وبھا یطلع قرن الشیطان کہ یہاں (نجد میں) زلزلے اور فتنے ہیں اور یہیں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔ بخاری شریف صفحہ ۱۴۱ جلد ا حدیث ۱۰۳۷۔ نیز صفحہ ۱۰۵۰ جلد ۲ حدیث نمبر ۲۰۹۴

اس حدیث میں مذکور شیطان کا سینگ کون شخص ہے؟ وہ کون بد بخت ہے جس کی قتل و غارت اور فتنہ پردازیوں کو دیکھ کر علماء ملت اسلامیہ نے بیک زبان فرمایا تھا کہ یہ شخص قرن الشیطان ہے؟

سوال کیجئے: ادعاء حدیث میں ائمہء دین وفقہ کے بارے میں بدگمانی کے شکار لوگوں سے کہ کتب حدیث میں موجود ''باب جدال المنافق'' میں درج ذیل ایٹم بم حدیث شریف میں جس منافق کی نشاندہی کی گئی ہے وہ شخص کون ہے؟

جھگڑالو منافق کی قلعی کھولنے والی حدیث شریف

ترجمہ: صاحب سر رسول ﷺ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے تم پر اس شخص کا ڈر ہے جو قرآن پڑھے گا جب اس پر قرآن کی رونق آجائے گی اور اسلام کی چادر اس نے اوڑھ لی ہوگی تو اسے اللہ جدھر چاہے گا، بہکا دے گا وہ اسلام کی چادر سے صاف نکل جائے گا اور اسے پس پشت ڈال دے گا اور اپنے پڑوسی پر تلوار چلانا شروع کر دے گا۔ اور اسے شرک سے متہم و منسوب کھودے گا (یعنی شرک کا فتوی لگائے گا) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی ﷺ شرک کا (دراصل) حقدار کون ہے؟ شرک کی تہمت

لگا یا ہوا یا شرک کی تہمت لگانے والا

آپ نے فرمایا شرک کی تہمت لگانے والا شرک کا دراصل حق دار ہے یہ سند جید ہے اور صلت بن بہرام ثقہ کوفی لوگوں میں سے ہے اور ارجاء کے سوا اس پر کسی قسم کی تہمت نہیں امام احمد بن حنبل و یحی بن معین اور دیگر نے اس کو ثقہ قرار دیا ہے۔

بحوالہ تفسیر ابن کثیر صفحہ ۲۶۵ جلد ۲ مطبوعہ مصر

نوٹ: محرف لئیم محمد میمن جوناگڑھی نامی مترجم نے اس ایٹم بم حدیث کے ترجمہ میں 16 جھوٹ بولے ہیں۔ ملاحظہ ہو تفسیر ابن کثیر مترجم کتابت شدہ پرانا ایڈیشن سورۃ اعراف آیت نمبر ۱۷۵ پارہ نمبر ۹ صفحہ نمبر ۴۷ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۴۵ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی

اھلحدیث کسے کھتے ھیں؟

آخر میں علامہ ابن تیمیہ حرانی دمشقی کی ایک عبارت بلا تبصرہ و بلا ترجمہ پیش خدمت ہے اور میلاد شریف کے حوالہ سے جگہ جگہ پمفلٹ تقسیم والے فرقہ کے ہر چھوٹے بڑے سے باادب گذارش ہے۔ کہ اس عبارت کے مطابق تمہارے فرقہ میں کوئی اہل حدیث موجود ہو تو ازراہِ کرم نشان دہی فرمادیں تاکہ ہم اس کی زیارت اور فیض سے متمتع ہو سکیں ورنہ ہر روز نماز فجر کے بعد 11 مرتبہ اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه کا ورد ضرور کرتے رہا کریں۔

عبارت یہ ہے

ونحن لا نعني بأهل الحديث المقتصرين على سماعه، أو كتابته أو روايته، بل نعني بهم: كل من كان أحق بحفظه ومعرفته وفهمه ظاهراً وباطناً، واتباعه باطناً وظاهراً، وكذلك أهل القرآن.

فتاوی ابن تیمیہ جز ۴ صفحہ ۹۵

برائے ایصال ثواب: عزیز القدر مجاہد الحافظ القاری محمد مبشر حسین نقشبندی و دیگر اہل ایمان جو پچھلے سال میلاد شریف کی محافل میں تو بصد شوق شامل تھے اور اب دنیا میں موجود نہیں (رحمۃ اللہ علیہم)